تکمیل نہیں کرتا۔ لیکن آج جب کہ ملک آزاد ہے اور وہ اپنی صوابدید کے مطابق خود اپنی تعلیم کا انتظام کر رہا ہے۔ ہماری قومی تعلیم ہر پہلو سے وسیع ہو رہی ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ لیکن اس کی موجودہ شکل و صورت اس طرح کی ہے کہ اس میں مذہبی تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے اگر صرف اسی قومی تعلیم پر قناعت کر لی گئی اور اس میں جو خلا ہے اس کو پُر کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تو بے شبہ مسلمانوں کے حق میں جن کی زندگی ان کی مذہبی تعلیم کے بغیر کوئی معنی ہی نہیں رکھتی اس کے نتائج بہت خطرناک اور تباہ کن ہو سکتے ہیں اس بنا پر سخت ضرورت تھی کہ اس مسئلہ پر توجہ کی جاتی اور اس صورت حال کو سلجھانے کی طرف قدم اٹھایا جاتا۔

اسی مقصد کے پیشِ نظر گذشتہ ماہ کی ۸ ؍ اور ۹ ؍ کو جمعیۃ علمائے ہند کی زیر قیادت بمبئی میں مسلمانانِ ہند کا ایک دینی تعلیمی کنونشن منعقد ہوا جس میں ملک کے ہر گوشہ سے مسلمانوں کے تمام فرقوں اور طبقوں اور مختلف اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی اور بڑی سرگرمی، خلوص اور یک جہتی کے ساتھ کنونشن کی تمام کارروائیوں میں عملی حصہ لیا۔ جیسا کہ اخبارات سے معلوم ہوا ہوگا۔ کنونشن میں ایک سنٹرل بورڈ بنا دیا گیا ہے جو تمام ہندوستان میں مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے دینی تعلیم کا بندوبست اور اس کی نگرانی کرے گا اور دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اس کی بھی نگرانی کرے گا کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے اخلاق و عادات اور ان کا کردار اسلامی طرز زندگی سے محروم نہ ہونے پائے۔ اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ پر اس معاملہ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اب اس بورڈ کو کامیاب بنانا جو ہر مکتب خیال کے مسلمان زعماء پر مشتمل ہے مسلمانوں کی عملی ہمدردی اور ان کے تعاون پر اور خود ارکان بورڈ کی بیدار مغزی اور ان کی عملی صلاحیت پر موقوف ہے اور مستقبل ہی اس کا فیصلہ کرے گا کہ مسلمان اپنے ایک اہم ملی مسئلہ کو حل کرنے میں کہاں تک کامیاب رہے ہیں۔ بہرحال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جمعیۃ علماء ہند کی آواز پر تمام اسلامی فرقوں کا مذہبی تعلیم کے نام پر اس طرح